غیر مسلموں سے حسن سلوک سیرت طیبہ ؐ کی روشنی میں

پروفیسر صوفیہ رومی

اسلام امن وآشتی کا دین ہے، یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ ایسا دین فطرت ہے کہ اس میں تمام بھلائیاں موجود ہیں اس میں کوئی سختی نہیں ہے

قرآم کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: لآاکراہ فی الدین

دین کے معاملے میں زبردستی نہیں بلکہ انسانی فطرت کے مطابق اس میں تمام احکام موجود ہیں اور ان احکامات پرعمل کرنے والے تمام لوگ دنیاورآخرت میں کامیابی حاصل کرتے ہیں

اگر دین میں زبردستی ہوتی تو اس دین پرعمل کرنا ناممکن ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے اس دین کی سربلندی کیلئے رسول کریم ﷺ کو رحمتہ للعالمین کے خطاب سے نوازا اس لئے ان کی زندگی میں تمام انسانوں سے حسن سلوک کی بے پناہ مثالیں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے تمام عرب قبائل میں آپس کی تفریق کوختم کرکے ان کے اندر محبت ویگانگت پیدا کردی اور اپنے حسن وسلوک جو آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل کے ذریعے ان کے اندر اخوت وبھائی چارہ کی فضا قائم کردی اور آپس میں شیروشکر ہوگئے۔ رسول کریم ﷺ کا حسن سلوک دیکھ کر بہت سے کافر مسلمان ہوئے اسلام کے دائرے میں داخل ہوگئے یہ آپ کی محبت کا نتیجہ کہ لوگ جوق درجوق اسلام قبول کرنے لگے۔

ارباب سیر نے آپ ؐ کے عفوحلم کو دشمنوں سے درگزر اور ہرزیادتی کرنے والے ستانے والے سے حسن وسلوک اوران کے لئے مظالم برداشت کرنے کے واقعات تحریر کئے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد گرامی ہے: آپ ؐ نے تمام زندگی اپنے اوپر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ نہیں لیا بجز اس کے خدائی حرمت کو پامال کیا گیا ہو پس اس صورت میں آپ سختی سے مواخذہ فرماتے تھے

گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج لائنز ایریا کراچی

عفو و درگزر

اہل طائف نے حضور اکرم ﷺ سے کتنا برا سلوک کیا آپ کو طرح طرح سے تکلیفیں دیں آپ کو لہو لہان تک کیا آپؐ کے پاؤں مبارک سے خون بہا اس کے باوجود آپؐ نے حسن سلوک سے کام لیا بدمعاشوں نے یہ سلسلہ برابر جاری رکھا یہاں تک کہ آپ کو عتبہ اور شیبہ ابنائے ربیعہ کے ایک باغ میں پناہ لینے میں مجبور کر دیا۔ قدرے ٹھہر کر آپؐ باغ سے نکلے تو مکے کی راہ پر چل پڑے غم والم کی شدت سے طبیعت نڈھال اور دل پاش پاش تھا قرن منازل پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے۔ ان کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ بھی تھا وہ آپؐ سے یہ گزارش کرنے آیا تھا کہ آپ ﷺ حکم دیں تو اہل طائف کو دو پہاڑوں کے درمیان پیش ڈالے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کریگی اور اس کے علاوہ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔ رسول کریم ﷺ کے اس جواب میں آپ کے یگانہ روزگار شخصیت اور ناقابل ادراک گہرائی رکھنے والے اخلاق عظیمہ کے جلوے دیکھے جاسکتے ہیں (۳) بقول شاعر:

میں ان کے حق میں کیوں قہر الٰہی کی دعا مانگوں بشر ہیں بے خبر ہیں کیوں تباہی کی دعا مانگوں

رسول کریم ﷺ کا اس سے زیادہ بہترین حسن سلوک کیا ہوتا کہ آپ کو اتنی تکلیف کے باوجود آپؐ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور بددعا نہیں دی

غیر مسلموں سے رواداری

ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑا لوگوں نے ہڈیاں اور مردار بھی کھانا شروع کر دیئے۔ ابوسفیان جو ان دنوں حضور اکرم ﷺ کے بدترین دشمن تھے آپ کی خدمت میں آئے اور کہا محمد ﷺ تم لوگوں کو صلح رحمی کی تعلیم دیتے ہو۔ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی آپؐ خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ گو قریش کی ایذا رسانیاں اور شرارتیں انسانیت کے حدود کو بھی پھاند گئی تھیں لیکن ابوسفیان کی بات سن کر فوراً آپ ﷺ کے دست مبارک دعا کے لئے اٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر مینہ برسایا کہ جل تھل ہو گیا اور قحط دور ہو گیا۔ (۴) اللہ نے اپنے لئے رب العالمین کا لفظ استعمال کیا ہے اور اپنے محبوب کیلیے رحمت للعالمین کا لفظ استعمال کیا ہے

نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے لئے

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وما ارسلنک الی رحمت للعلمین

ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر

نبی کریم ﷺ تمام عالم پر رحمت بن کر آئے۔

جس کو شاعر نے کہا ہے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا پھر وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

مصیبت میں غریبوں کے کام آنے والا

اللہ تعالیٰ نے تمام جن وانس میں آپ کو رحمت للعالمین کہا اور آپؐ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں تمام لوگوں سے حسن سلوک کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ دنیا میں ان کی نظیر نہیں ملتی ہے اور آج ہمارے لئے حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو مشعل راہ ہے اگر آج بھی ہم اپنے تمام کاموں میں حضور کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلے تو دنیا امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے

حسن سلوک

ایک سفر سے واپسی پر آپ ﷺ اور صحابہ کرام منتشر ہو کر لیٹ گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور آپ ﷺ آرام کرنے لگے اتنی دیر میں ایک کافر نے آکر تلوار اتار لی اور حضور اکرم ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور کافر نے پوچھا من یمنعک منی ؟ تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ''

اس پر اس کے ہاتھ لرز گئے اور تلوار گر گئی اب حضور ﷺ نے تلوار اٹھالی اور اس سے پوچھا من یمنعک منی ؟ تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ تو اس نے جواب دیا: کن خیر اخذ۔ آپ بہترین پکڑنے والوں میں ہو جائیں۔ صحابہ کرامؓ نے اس کو مارنے کی کوشش کی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا اور اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ اس کا راستہ چھوڑ دو

مشرکین کے ساتھ حسن سلوک

اسلام کا سب سے بڑا احسان جو اس نے دنیا پر کیا مساوات عام کا قائم کرنا تھا عرب وعجم شاہ وگدا سب برابر ہیں ہر شخص ترقی کر کے انتہا درجے پر پہنچ سکتا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ فاتح اور مشرکین مکہ مفتوح ومغلوب حالت میں آپ کے سامنے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کی آیت پڑھی: اور پھر توضیح فرمائی کہ تم سب اولاد آدم ہو اور مٹی سے بنے تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا کہ تم کو کچھ معلوم ہے؟ میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے، بے رحم تھے، لیکن مزاج شناس تھے۔ پکار اٹھے کہ اخ کریم و ابن اخ کریم آپ شریف بھائی ہیں اور شریف برادر زادہ ہیں۔ ارشاد ہوا **لا تثریب علیکم الیوم اذھبو فانتم الطلقاء** تم پر کچھ الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو(٦)

یہود کے ساتھ حسن سلوک

ایک دفعہ آپؐ نے ایک مسلمان قبیلہ کے قحط دور کرنے کے خاطر ایک یہودی زید بن سعنہ سے اسی دینار قرض لیا چنانچہ اس سے قبیلہ کو خوراک مہیا کر دی گئی اور ادائیگی کے وقت سے پہلے ہی زید حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور گستاخانہ انداز میں رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمرؓ اس کی گستاخی کو برداشت نہ کر سکے اور حضور اکرم ﷺ سے اس کا سر قلم کرنے کی اجازت چاہی مگر آپؐ نے فرمایا: اے عمرؓ تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے حسن ادا کی تلقین کرتے اور اسے حسن طلب کی پھر آپؐ نے نہ صرف اس کے قرض کی ادائیگی کا فوراً حکم دیا بلکہ بیس صاع ہے (تقریباً دو من) زیادہ کھجوریں دینے کا حکم دیا اس سلوک سے وہ مسلمان ہو گیا(٧) حضور اکرم ﷺ نے ساری زندگی عفو ودرگزر اور حسن وسلوک کا مظاہرہ فرمایا

عیسائیوں کے ساتھ حسن سلوک

آپ ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ بھی ہمیشہ اچھا سلوک کیا۔ حاتم طائی کے بیٹے عدی اپنے قبیلہ کے سردار مذہباً عیسائی تھے، جس زمانے میں اسلامی فوجیں یمن گئیں یہ بھاگ کر شام چلے گئے ان کی بہن گرفتار ہو کر مدینہ آئیں آنحضرت ﷺ نے ان کو بہت ہی عزت کے ساتھ رخصت کیا اور

وہ اپنے بھائی کے پاس گئیں اور کہا جس قدر جلدی ہوسکے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو، وہ پیغمبر ہوں یا بادشاہ ہر حال میں ان کے پاس جانا مفید ہے عدی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ سے ایسے متاثر ہوئے کہ اسلام قبول کر لیا (۸)

حسن سلوک

حضور ﷺ ہبار بن اسود کو بھی معاف فرما دیا جس نے حضور اکرم ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینبؓ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کے دوران اونٹ سے گرا کر سخت زخمی کر دیا تھا۔ فتح مکہ کے وقت وہ بھاگ کر ایران جانا چاہتا تھا خود دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے احسانات عفو و درگزر کے پیش نظر اقبال جرم کرتا ہوں اس نے ایسے جرائم بھی کئے تھے جن کی وجہ سے اسے فتح مکہ کے وقت ان مجرموں میں شامل کیا گیا تھا جن کے متعلق قتل کا عام اعلان حکم تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام تر جرائم و زیادتیوں کو حسن سلوک کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے معاف فرما دیا چنانچہ ہبار نے اسلام قبول کر لیا (۹)

حاصل کلام

آپ ﷺ کی پوری زندگی حسن سلوک سے معمور ہے۔ آپؐ ہر ایک سے بہت خوش دلی سے پیش آتے تھے اس دین کے پھیلنے میں آپ ﷺ کا حسن سلوک بہت کارآمد ثابت ہوا۔ جب نبی کریم ﷺ نے مسلموں اور غیر مسلموں سے ایسا حسن سلوک قائم کیا تو آج ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے بھائی مسلم ہو یا غیر مسلم سب سے خوش دلی سے پیش آئیں۔ اور ہر معاملہ میں خوش دلی سے پیش آئیں۔ اور ہر معاملہ میں حسن سلوک کا مظاہرہ کریں اور آج اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک سے سبق حاصل کریں

اس دنیا کو امن و سکون دینا چاہیں تو صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک ہی سے امن سکون نصیب ہوگا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ پروفیسر قاری بدرالدین علوم اسلامیہ سیرت النبی نمبر ص/۴۵۔۱، ج/۱ مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

۲۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری الرحیق المختوم (ص۱۸۱ المکتبۃ السلفیۃ لاہور۲ جمادی الثانی ۱۴۱۷ و نومبر ۱۹۹۶ء)

۳۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری الرحیق المختوم (ص۱۸۳ المکتبۃ السلفیۃ لاہور۲ جمادی الثانی ۱۴۱۷ و نومبر ۱۹۹۶ء)

۴۔ صحیح بخاری سورہ دخان

۵۔ القرآن پارہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۱۰۱ سورہ انبیاء

۶۔ مولانا شبلی نعمانی سیرت النبی ج اول ص ۵۳۵ ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار

۷۔ قاری بدرالدین علوم اسلامیہ سیرت النبیؐ (ص ۴۶ جلد افروری یا جولائی ۲۰۰۵ء)

۸۔ مولانا سعید احمد صدیقی علوم اسلامیہ سیرت النبی نمبر ۱۔ ص ۹۸ جلد افروری تا جولائی ۲۰۰۵ء

۹۔ علوم اسلامیہ سیرت النبی نمبر ۲۔ ص ۵۰، جلد اول فروری تا جولائی ۲۰۰۵ء

اسوہ حسنہؐ اور مروجہ میلاد محفلیں

خراج عقید ت ادا کرنے والو خراج عقیدت سے کیا کام ہوگا
یہی ہے زبانی محبت کا عالم تو دین ہدیٰ اور بدنام ہوگا
اگر سن سکو تو روح محمد ﷺ خراج ا طاعت کی طالب ہے تم سے
یہی ہے جو قول و عمل کی دورنگی بہت درد انگیز انجام ہوگا
فقط خوش بیانی کے جوہر دکھا کر کوئی قوم دنیا میں ابھری نہیں ہے
عمل چھوڑ کر صرف باتیں بنا کر کوئی قوم دنیا میں ابھری نہیں ہے
اٹھو مومنو! آج سے عہد کرلو، حبیب خدا ﷺ کی اطاعت کرو گے
عقیدت کے پہلو بہ پہلو عمل سے حقیقت میں تعمیل سنت کرو گے

عامر عثمانی